از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ: 22 جنوری 1965

صاحب سنگھ مہرا

بنام

سٹیٹ آف اتر پردیش

[رگھوبر دیال اور جے آر مدھولکر، جسٹسز]

تعزیرات ہند، 1860 (ایکٹ 45 سال 1860)، ذیلی دفعات 499 اور 500- علی گڑھ ریاستی حکومت کی جانب سے پبلک استغاثہ عملہ کو بدنام کرنے والے بیان کو اشاعت کرنا-زیر دفعہ 198B(c) ضابطہ فوجداری کے تحت ریاستی حکومت کو استغاثہ کرنے کے لئے اجازت دے دی- کیا علی گڑھ استغاثہ کا عملہ وضاحت 2 کے معنی کے اندر 'افراد کا مجموعہ' ہے، دفعہ 499- اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ آیا تبصرے عوامی بھلائی کے لیے شائع ہوئے ہیں یا نہیں۔

درخواست گزار نے اپنے مقالے میں ایک بیان شائع کیا جس میں کہا گیا تھا کہ پبلک پراسیکیوٹرز اور اسیسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر رشوت لے رہے تھے۔ علی گڑھ میں پبلک پراسیکیوٹر اور 11 اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز نے ریاستی حکومت سے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198B(c) کے تحت اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر S کے خلاف ہتک آمیز تبصرے شائع کرنے کے لئے اپیل کنندہ کے خلاف سیشن کورٹ میں شکایت درج کرنے کی اجازت حاصل کی۔ ضلع علی گڑھ اور حکومت کے دیگر پولیس استغاثہ عملہ کو عوامی فرائض کی انجام دہی میں ان کے طرز عمل کے سلسلے میں۔

سیشن جج نے اپیل کنندہ کو مجرم قرار دیا اور ہائی کورٹ نے سزا کے خلاف اس کی اپیل خارج کر دی۔ درخواست گزار کی جانب سے دلیل دی گئی کہ دفعہ 198B(c) کے تحت دی گئی منظوری قانون کے ذریعہ غور کی گئی منظوری نہیں ہے کیونکہ یہ ایک عام منظوری ہے اور کسی خاص پبلک پراسیکیوٹر یا اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی ہتک عزت کے سلسلے میں نہیں ہے۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 500 کے تحت جرم کے مقصد کے لئے بدنام کرنے والا شخص ایک فرد یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ایک خاص گروہ ہونا چاہئے اور اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ تبصرہ کسی خاص گروہ کے لئے توہین آمیز تھا۔ یہ کہ استغاثہ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا کہ بدنام گروہ کی کوئی ساکھ تھی جسے نقصان پہنچایا جاسکتا ہے۔ اور یہ کہ کسی بھی صورت میں یہ تبصرے عوامی بھلائی کے لئے تھے۔

حکم ہوا کہ :(i)- حکومت کی طرف سے دی گئی منظوری خاص طور پر S، اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر، علی گڑھ اور حکومت کے دیگر استغاثہ عملے کی ہتک عزت کے سلسلے میں دی گئی تھی اور اس طرح اسے ایک عام منظوری نہیں سمجھا جاسکتا جس پر قانون میں غور نہیں کیا جاتا ہے۔[826 H]

دی گئی منظوری کو ریاست میں استغاثہ کے پورے عملے کی ہتک عزت کے سلسلے میں منظوری کے طور پر لیا جاسکتا ہے۔ اس دلیل میں کوئی طاقت نہیں تھی کہ پبلک پراسیکیوٹر اپنی شکایت کو علی گڑھ میں ریاستی حکومت کے S اور ریاستی حکومت کے دیگر پبلک استغاثہ عملہ کی ہتک عزت تک محدود رکھنے کا مجاز نہیں تھا۔ مزید برآں، اگرچہ مذکورہ مضمون میں علی گڑھ میں استغاثہ کے عملے کے بارے میں کوئی واضح حوالہ نہیں تھا، لیکن قابل اعتراض تبصرے کو علی گڑھ کے استغاثہ کے عملے کا حوالہ دینے کے لئے مناسب طریقے سے لیا جا سکتا ہے کیونکہ اخبار ایک مقامی ہفتہ وار ہے اور معاملے کے دیگر حالات ہیں۔[827 C-E]

(ii) دفعہ 499 کی وضاحت II یہ واضح کرتی ہے کہ کسی فرد کی ہتک عزت ہو سکتی ہے اور 'افراد کا مجموعہ' بھی ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے افراد کے مجموعے کو اس معنی میں شناخت کیا جانا چاہئے کہ کوئی بھی یہ کہہ سکتا ہے کہ اس مخصوص گروہ کو باقی ارکان سے ممتاز کے طور پر بدنام کیا گیا ہے۔ علی گڑھ کا استغاثہ عملہ، اور یہاں تک کہ ریاست اترپردیش میں استغاثہ کا عملہ بھی ایسا قابل شناخت گروہ یا 'افراد کا مجموعہ' ہوگا۔[827 G-H; 828 A-C]

(iii) مذکورہ کیفیت ان افراد کے گروہ کی توہین کرنے والے تھے جن کا حوالہ دیا گیا تھا۔ مضمون کے متن میں اس بات کی نشاندہی نہیں کی گئی ہے کہ ان تبصروں کو شائع کرنے میں اپیل کنندہ کا مقصد "عوامی بھلائی" تھا۔ اس حکومت کی طرف سے ایسی اشاعت پر کوئی جانچ شروع نہیں کی جاسکتی تھی جس کا مطلب ہے کہ استغاثہ کے عملے کی طرف سے رشوت قبول کی گئی ہے۔ مذکورہ کیفیت قارئین کو یہ یقین یا شک کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں کہ پبلک پراسیکیوٹرز بدعنوان تھے اور اس طرح استغاثہ کے عملے کی ساکھ پر منفی اثر پڑا۔ جب تک

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اس کے برعکس ثابت نہ ہو، مفروضہ یہ ہے کہ ہر شخص کی اچھی ساکھ ہوتی ہے۔ [828 E-H]

لہٰذا نچلی عدالتوں نے اس دلیل کو مسترد کر دیا کہ مذکورہ کیفیت کو دفعہ 499 I.P.C کے استثنیٰ 3 اور 9 کے تحت تحفظ حاصل ہے اور اپیل گزار کو مجرم قرار دیا گیا ہے۔ [829 B-D]

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبری 47، سال 1963.

الہ آباد ہائی کورٹ کے 29 جنوری 1963 کے فیصلے اور حکم سے فوجداری اپیل نمبر 998، سال 1962 میں خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل کی گئی۔

درخواست گزار کی طرف سے ایم کے رام مورتی، ایس سی اگروال، آر کے گرگ اور ڈی پی سنگھ شامل ہیں۔

جواب دہندہ کی طرف سے گریش چندر اور او پی رانا۔

عدالت کا فیصلہ جسٹس رگھوبر دیال نے سنایا

رگھوبر دیال، جسٹس۔ صاحب سنگھ مہرا نے خصوصی اجازت کے ذریعے اس اپیل میں اپیل کی تھی، انہوں نے 12 ستمبر 1960 کو علی گڑھ کے اپنے اخبار 'کلیوگ' میں 'الٹا چور کوتوال کو دانٹے' کے عنوان سے ایک مضمون شائع کیا، جس کا مطلب ہے کہ ایک چور نے ایک پولیس افسر کوتوال کی سرزنش کی، حالانکہ صحیح بات اس کے برعکس ہوگی۔ مضمون میں مندرجہ ذیل تاثرات شامل ہیں، جیسا کہ ترجمہ کیا گیا ہے:

"کس طرح انصاف شو کے ایک بے بس تماشائی کی حیثیت سے اس بات سے دور کھڑا ہے کہ مدعی اور مدعاعلیہان کی غیر قانونی رشوت کی رقم کس طرح پبلک پراسیکیوٹرز اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز کی جیبوں میں داخل ہوتی ہے اور یہ کس حد تک پہنچتی ہے اور کس حد تک استعمال کی جاتی ہے۔"

علی گڑھ میں پبلک پراسیکیوٹر اور گیارہ اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز نے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس سے درخواست کی کہ وہ دفعہ 500 I.P.C کے تحت سیشن جج کی عدالت میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کاؤنسل کی شکایت درج کرانے کے لئے حکومت کی منظوری حاصل کریں۔ حکومت سے مناسب ذرائع سے رابطہ کیا گیا اور آخر کار یوپی حکومت کے ہوم سکریٹری نے یکم مارچ 1961 کو اتر پردیش کے انسپکٹر جنرل کو لکھا:

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

"مجھے ہدایت دی جاتی ہے کہ میں ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198B(c) کے تحت ضلع علی گڑھ کے اخبار 'کلیوگ' کے مدیر اور ناشر کے خلاف سیشن کورٹ میں شکایت درج کرانے کے لیے ضابطہ فوجداری کی دفعہ 198B(c) کے تحت ریاستی حکومت کی منظوری سے آگاہ کروں، جس نے اپنے شمارے میں 'الٹا چور کوتوال کو دانٹے' کے عنوان کے تحت ایک خبر شائع کی تھی۔ 12 ستمبر 1960 کو ضلع علی گڑھ کے اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر شری آر کے شرما اور حکومت کے دیگر پولیس استغاثہ عملہ کے خلاف عوامی فرائض کی انجام دہی میں ان کے طرز عمل کے بارے میں ہتک آمیز تبصرے شامل تھے۔"

اس کے بعد علی گڑھ کے پبلک پراسیکیوٹر نے علی گڑھ کی سیشن کورٹ میں شکایت دائر کی اور ملزم کو طلب کرنے اور دفعہ 500 I.P.C کے تحت جرم کے لئے قانون کے مطابق اس کا ٹرائل کرنے کی درخواست کی۔

درخواست گزار نے سیشن جج کے سامنے متنازعہ مضمون کی اشاعت کا اعتراف کیا اور کہا کہ اس کا کبھی کوئی برا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہوں نے یہ خبر عوام کی بھلائی کے لئے شائع کی تھی اور انہوں نے اسے عام الفاظ میں شائع کیا تھا تاکہ عوام کی بھلائی کے لئے حکومت اور حکام کے علم میں بری چیزیں لائی جاسکیں۔

سیشن جج نے انہیں دفعہ 500 I.P.C کے تحت جرم کا مجرم قرار دیتے ہوئے کہا کہ مضمون میں مذکورہ بالا بیانات ہتک آمیز ہیں اور اپیل گزار کو دفعہ 499 I.P.C کے استثنیٰ 3 اور 9 کے تحت تحفظ حاصل نہیں ہے۔ انہوں نے اپیل کنندہ کو چھ ماہ کی سادہ قید اور 200 روپے جرمانے کی سزا سنائی۔

اپیل کنندہ کے لئے جن نکات پر زور دینے کی کوشش کی گئی تھی، ان میں سے ہم نے کسی پر زور دینے کی اجازت نہیں دی۔ یہ تھا کہ اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ حکومت نے شکایت درج کرنے کی منظوری دی تھی۔ اس نکتے کو نیچے دی گئی عدالتوں میں نہیں لیا گیا تھا اور خصوصی اجازت کے لئے درخواست میں بھی نہیں لیا گیا تھا۔ خصوصی اجازت کے لئے عرضی میں جس چیز پر زور دیا گیا تھا وہ یہ تھا کہ اس معاملے میں قانون کا ایک سوال جو غور کے لئے اٹھایا گیا تھا وہ یہ تھا کہ کیا فریم کیا گیا الزام وہی تھا جس کے لئے منظوری دی گئی تھی یا مطلوبہ شکایت دائر کی گئی تھی۔ یہ سوال اس سوال سے بہت مختلف ہے کہ آیا حکومت نے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

منظوری دی تھی یا کیا حکومت کی طرف سے منظوری دینا اس معاملے میں مناسب طور پر ثابت ہوا تھا۔

دیگر نکات یہ ہیں: (1) یہ کہ دی گئی منظوری ایک عام منظوری تھی اور کسی خاص پبلک پراسیکیوٹر یا اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی ہتک عزت کے حوالے سے نہیں تھی اور اس طرح کی منظوری پر قانون میں غور نہیں کیا گیا تھا۔ (2) یہ ثابت نہ ہو کہ اپیل کنندہ کا کسی خاص پبلک پراسیکیوٹر یا اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کی ساکھ کو نقصان پہنچانے کا کوئی ارادہ تھا۔ (3) اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ تبصرے کسی خاص گروہ کے لئے توہین آمیز تھے۔ (4) استغاثہ نے یہ ثابت کرنے کے لئے کوئی ثبوت پیش نہیں کیا کہ بدنام گروہ کی کوئی ساکھ تھی جس کو نقصان پہنچایا جاسکتا ہے اور (5) یہ کہ تبصرے عوامی بھلائی کے لئے تھے۔

اپیل کنندہ کے لئے اٹھائے گئے اعتراضات سے نمٹنے سے پہلے، ہم قانون کی ان دفعات کا حوالہ دے سکتے ہیں جو پبلک پراسیکیوٹر کو کسی سرکاری ملازم کے خلاف I.P.C کی دفعہ 500 کے تحت جرم کے لئے شکایت درج کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ سی آر پی سی کی دفعہ 198 میں کہا گیا ہے کہ کوئی بھی عدالت باب XXI (جس میں ذیلی دفعہ 499 اور I.P.C500 شامل ہے) کے تحت آنے والے جرم کا نوٹس نہیں لے گی سوائے اس کے کہ اس طرح کے جرم سے متاثرہ کسی شخص کی شکایت ہو۔ تاہم دفعہ 198B دفعہ 198 کی دفعات سے مستثنیٰ ہے اور اس میں کہا گیا ہے کہ ضابطہ اخلاق میں کچھ بھی موجود ہونے کے باوجود، جب تعزیرات ہند کے باب 21 کے تحت آنے والے کسی بھی جرم کے علاوہ زبانی الفاظ سے ہتک عزت کے جرم کا الزام کسی سرکاری ملازم کے خلاف لگایا گیا ہو، جو ریاست کے معاملات کے سلسلے میں کام کرتا ہے، اپنے عوامی فرائض کی انجام دہی میں اس کے طرز عمل کے سلسلے میں، سیشن کی عدالت پبلک پراسیکیوٹر کی طرف سے تحریری طور پر کی گئی شکایت پر ملزم کو مقدمے کے لئے پیش کیے بغیر اس طرح کے جرم کا نوٹس لے سکتی ہے۔ اس طرح ایک پبلک پراسیکیوٹر I.P.C کی دفعہ 500 کے تحت کسی سرکاری ملازم کے خلاف اس کے عوامی فرائض کی انجام دہی میں اس کے طرز عمل کے سلسلے میں کیے گئے جرم کے سلسلے میں براہ راست سیشن کورٹ میں تحریری طور پر شکایت درج کرا سکتا ہے۔ دفعہ 198B کے ذیلی دفعہ (3) میں کہا گیا ہے کہ ذیلی دفعہ (1) کے تحت پبلک پراسیکیوٹر کی جانب سے دفعہ I.P.C500 کے تحت شکایت درج کرانے کے لئے متعلقہ حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر کوئی شکایت نہیں کی جائے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

گی۔ اس معاملے میں مذکورہ بالا منظوری، اور انسپکٹر جنرل آف پولیس کو ہوم سکریٹری کی طرف سے دی گئی منظوری، 12 ستمبر، 1960 کے کلیوگ کے شمارے میں 'الٹا چور کوتوال کو دانٹے' کے عنوان کے تحت اپیل کنندہ کے خلاف دفعہ I.P.C500 کے تحت شکایت کرنے کی منظوری تھی، جس میں اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کے خلاف ہتک آمیز تبصرے تھے۔ علی گڑھ کے آر کے شرما اور حکومت کے دیگر استغاثہ عملہ عوامی فرائض کی انجام دہی میں ان کے طرز عمل کے سلسلے میں۔ لہٰذا یہ منظوری دو افراد (1) آر کے شرما، اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر، علی گڑھ کے ہتک عزت کے سلسلے میں دی گئی تھی۔ اور (ii) حکومت اتر پردیش کا دوسرا پولیس استغاثہ عملہ، جو ریاست کا پورا استغاثہ عملہ ہو گا۔ اس طرح منظوری کی شکل میں کچھ بھی غلط نہیں تھا۔

اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر آر کے شرما کی ہتک عزت کے سلسلے میں یہ مقدمہ آگے نہیں بڑھا۔ تاہم، ہم یہاں آر کے شرما کی ہتک عزت کے حوالے سے مختصر طور پر اشارہ کر سکتے ہیں۔ درخواست گزار نے مئی 1960 میں کچھ شائع کیا جو آر کے شرما کی توہین تھی۔ آر کے شرما نے ستمبر 1960 میں اس کے بارے میں شکایت درج کرائی تھی۔ اس مضمون میں کہا گیا تھا کہ جس تبصرے پر اعتراض کیا گیا ہے، اس سے پہلے پہلے مضمون کی اشاعت اور ایڈیٹر تک پہنچنے والی خبر کہ آر کے شرما عدالت میں کارروائی کرنے پر غور کر رہے ہیں اور پھر اس بات کا اظہار کیا کہ ایڈیٹر اس خبر کا خیر مقدم کرتے ہیں اور دکھائیں گے کہ رشوت کی رقم پبلک پراسیکیوٹرز تک کیسے پہنچتی ہے۔ اسے کس طرح استعمال کیا جاتا ہے اور انصاف اس سب کو دور سے کیسے دیکھتا ہے۔ حالانکہ، پبلک پراسیکیوٹر نے اپنی شکایت میں اسے آر کے شرما اور علی گڑھ میں یوپی حکومت کے دیگر پولیس استغاثہ عملہ کی ہتک عزت تک محدود کر دیا۔ یہ کہنا ممکن نہیں ہے کہ وہ ایسا کرنے کے اہل نہیں تھے، جب حکومت کی طرف سے منظوری کو ریاست اتر پردیش میں استغاثہ کے پورے عملے کی ہتک عزت کے لئے منظوری کے طور پر لیا جا سکتا ہے، لیکن مضمون میں ایسا کوئی واضح بیان نہیں ہے کہ الزام کو صرف علی گڑھ کے عملے تک محدود کیا جائے اور جب تبصرے کو مقدمہ چلانے کے حوالے سے مناسب طریقے سے لیا جا سکے۔ علی گڑھ کا عملہ 'کلیوگ' کے مقامی ہفتہ وار ہونے اور ایڈیٹر کی اس خواہش کے تناظر میں ہے کہ وہ ان تمام معاملوں کو عدالت میں عام کریں جو آر کے شرما کی جانب سے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

شروع کی جانے والی کارروائی کے پیش نظر شروع کی جائے گی۔ لہٰذا ہم اس بات سے انکار نہیں کرتے کہ اس پابندی میں کوئی نقص تھا۔

اگلا سوال یہ ہے کہ آیا I.P.C کی دفعہ 500 کے تحت جرم کے مقصد کے لئے یہ ضروری ہے کہ بدنام ہونے والا شخص ایک فرد ہونا چاہئے اور علی گڑھ یا ریاست اتر پردیش میں استغاثہ کے عملے کو 'شخص' نہیں کہا جا سکتا ہے جس کی بدنامی کی جا سکے۔ I.P.C کی دفعہ 499 میں ہتک عزت کی تعریف کی گئی ہے اور اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو کوئی بھی کسی شخص کے بارے میں کوئی الزام لگاتا ہے یا شائع کرتا ہے جو کسی شخص کو نقصان پہنچانے کا ارادہ رکھتا ہے، یا یہ جانتا ہے یا اس بات پر یقین کرنے کی وجہ رکھتا ہے کہ اس طرح کے الزامات سے ایسے شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچے گا، سوائے ان معاملوں کے جو دفعہ کے استثنیات کے تحت آتے ہیں، اس شخص کو بدنام کرنے کے لئے کہا جاتا ہے۔ وضاحت 2 میں کہا گیا ہے کہ کسی کمپنی یا کسی انجمن یا افراد کے مجموعے کے بارے میں الزام لگانا ہتک عزت کے مترادف ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ واضح ہے کہ کسی فرد کی ہتک عزت ہو سکتی ہے اور اس طرح کے افراد کے مجموعے کی بھی۔ اس کے بعد درخواست گزار کی دلیل اس سوال تک محدود ہو جاتی ہے کہ کیا علی گڑھ میں استغاثہ کے عملے کو ایسے افراد کا مجموعہ سمجھا جا سکتا ہے جیسا کہ وضاحت 2 میں غور کیا گیا ہے۔ وضاحت 2 کی زبان عام ہے اور افراد کا کوئی بھی مجموعہ اس کے ذریعہ احاطہ کیا جائے گا۔ یقیناً، افراد کے اس مجموعے کو اس معنی میں شناخت کیا جانا چاہئے کہ کوئی بھی یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہے کہ مخصوص لوگوں کے اس گروہ کو بدنام کیا گیا ہے، جیسا کہ باقی سماج سے فرق ہے. علی گڑھ کا استغاثہ عملہ یا درحقیقت ریاست اتر پردیش میں استغاثہ کا عملہ یقینی طور پر ایک قابل شناخت گروہ یا افراد کا مجموعہ ہے۔ اس کے بارے میں کچھ بھی غیر معینہ نہیں ہے. یہ گروہ اتر پردیش حکومت کی خدمت میں استغاثہ کے عملے کے سبھی ارکان پر مشتمل ہے۔ یو پی کے پبلک پراسیکیوٹرز کے اس جنرل گروہ کے اندر ایک بار پھر علی گڑھ میں استغاثہ عملہ کا ایک قابل شناخت گروہ ہے، جس میں پبلک پراسیکیوٹرز اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹرز شامل ہیں۔ افراد کے اس گروہ کو وضاحت 2 کے ذریعہ احاطہ کیا جائے گا اور لہٰذا ہتک عزت کا موضوع ہو سکتا ہے۔

ہمیں دفعہ I.P.C 499 سے متعلق کسی بھی معاملے کا حوالہ نہیں دیا گیا ہے جو اپیل کنندہ کی دلیل کی حمایت میں ہے کہ علی گڑھ میں پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر ایسے

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document

افراد کی تنظیم تشکیل نہیں دے سکتے ہیں جو وضاحت 2 سے دفعہ I.P.C499 کے تحت احاطہ کیا جائے۔

مذکورہ بالا تبصرے ان افراد کے گروہ کی توہین کرنے والے ہیں جن کا حوالہ دیا گیا ہے۔ یہ کوئی دفاع نہیں ہے اور دفاع کے طور پر اس بات پر زور نہیں دیا گیا ہے کہ یہ تبصرہ سچ تھا۔ مندرجہ ذیل عدالتوں میں دفاع یہ تھا کہ وہ عوامی بھلائی کے لئے تھے اور اپیل کنندہ کو I.P.C کی دفعہ 499 کے استثناء 3 اور 9 کے تحت تحفظ حاصل تھا۔ مضمون کی مدت اس بات کی نشاندہی نہیں کرتی ہے کہ ان تبصروں کو شائع کرنے میں اپیل کنندہ کا مقصد 'عوامی بھلائی' تھا۔ مضمون کے مطابق، اپیل کنندہ نے آر کے شرما کے ذریعہ ان کے خلاف زیر غور معاملے کے ذریعہ پیش کیے جانے والے موقع کا خیر مقدم کیا ہو گا، تاکہ متنازعہ معاملات کو عام کیا جاسکے۔ لہٰذا ان کے کیفیت سے آر کے شرما کو اس خوف سے کارروائی شروع کرنے سے روکا جا سکتا ہے کہ ان کے یا علی گڑھ یا ریاست میں استغاثہ کے عملے کے حق میں نہ ہونے والے جھوٹے الزامات کو زیادہ سے زیادہ اہمیت نہیں دی جائے گی اور وہ خود بھی عوام کی بھلائی نہیں کر سکیں گے۔ حکومت کی جانب سے اس طرح کی اشاعت پر کوئی انکوائری شروع نہیں کی جا سکتی تھی جس کا مطلب یہ ہو کہ کچھ لوگوں کی جیبوں سے رقم استغاثہ کے عملے کی جیبوں میں منتقل کی گئی ہے۔ مذکورہ بالا تبصرے یقینی طور پر مضمون کے قارئین کو یہ یقین یا شک کرنے پر مجبور کر سکتے ہیں کہ استغاثہ کا عملہ پبلک پراسیکیوٹر کی حیثیت سے اپنے فرائض کی انجام دہی میں بدعنوان ہے، اور اس طرح استغاثہ کے عملے کی ساکھ کو بری طرح متاثر کرنے کا پابند ہے۔ جب تک اس کے برعکس ثابت نہ ہو، مفروضہ یہ ہے کہ ہر شخص کی اچھی ساکھ ہوتی ہے۔ اس معاملے میں پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر نے گواہی دی تھی کہ وہ بدعنوان نہیں ہیں اور ان کے علم کے مطابق علی گڑھ میں کوئی بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں بدعنوان نہیں ہے۔ اس کے برعکس کوئی ثبوت نہیں ہے۔

دفعہ I.P.C499 کا استثنیٰ 3 اس وقت سامنے آتا ہے جب نیک نیتی سے کوئی ہتک آمیز تبصرہ کیا جاتا ہے۔ ایسا کچھ بھی ریکارڈ پر نہیں لایا گیا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ یہ ہتک آمیز تبصرے اپیل کنندہ نے مناسب احتیاط اور توجہ کے بعد کیے تھے اور اس طرح نیک نیتی سے۔ استثنیٰ نمبر 9 نیک نیتی سے لگائے گئے الزامات کو تحفظ فراہم کرتا ہے جو اسے بنانے والے شخص یا کسی دوسرے شخص یا عوامی بھلائی کے مفاد کے تحفظ کے لیے کیے جاتے ہیں۔ درخواست

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and
integrity of this document

گزار نے اپنی نیک نیتی قائم نہیں کی ہے اور جیسا کہ ہم اوپر کہہ چکے ہیں، یہ نہیں کہا جاسکتا تھا کہ یہ الزامات عوام کی بھلائی کے لئے لگائے گئے ہیں۔

لہٰذا ہماری رائے ہے کہ اپیل گزار نے علی گڑھ میں پبلک پراسیکیوٹر اور اسسٹنٹ پبلک پراسیکیوٹر کو بدنام کرکے I.P.C کی دفعہ 500 کے تحت جرم کا ارتکاب کیا ہے۔

اپیل کنندہ پر زور دیا جاتا ہے کہ سزا سخت ہے اور اسے پہلے سے گزر چکی قید کی مدت تک کم کیا جائے۔ ہمیں سزا کم کرنے کا کوئی جواز نظر نہیں آتا۔ پریس لوگوں کے ذہنوں کو متاثر کرنے میں بڑی طاقت رکھتا ہے اور یہ ضروری ہے کہ اخبارات میں کچھ بھی شائع کرنے کے ذمہ دار افراد کو کسی بھی ایسی چیز کو شائع کرنے سے پہلے اچھی طرح سے احتیاط کرنی چاہئے جس سے کسی شخص کی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ غیر ذمہ دارانہ تبصروں سے گریز کیا جائے۔ جب کسی شخص کو یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ اس نے کسی مذموم مقصد کے ساتھ اور بغیر کسی جواز کے توہین آمیز تبصرے کیے ہیں تو وہ ایک سخت سزا کا مستحق ہے۔

ہم اپیل مسترد کرتے ہیں۔ درخواست گزار اپنی ضمانت کے تحت پیش ہو گا۔

اپیل خارج کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.05.02 14.14
I attest to the accuracy and integrity of this document